احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 24 دسمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 24 دسمبر 2003ء 29 شوال 1424 ہجری - 24 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 291

ولیمہ کی دعوت

آنحضرت ﷺ نے حضرت ربیعہؓ کی شادی کروائی۔ تو وہ کہنے لگے میرے پاس ولیمہ کرنے کی استطاعت نہیں۔ حضرت بریدہ آپؐ کے ارشاد پر صحت مند مینڈھا لے آئے پھر آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے غلے کا ٹوکرا منگوایا چنانچہ انہوں نے اس گوشت روٹی سے ولیمہ کیا اور رسول اللہؐ بھی اس دعوت میں تشریف لائے۔

(مسند احمد جلد 4 ص:58 حدیث نمبر:16627)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت برے برے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اول ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے، کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ۔ بغض۔ حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔

پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 214)

ایم ٹی اے کی نشریات ایشیا سیٹ۔3 پر نشر ہوں گی

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے کی نشریات مورخہ 15 جنوری 2004ء سے ایشیا سیٹ۔2 بند ہو جائیں گی اور مستقل طور پر ایشیا سیٹ 3 پر نشر ہوں گی۔ ایشیا سیٹ۔3 پر نشریات گزشتہ دو ماہ سے جاری ہیں۔ وہ احباب جنہوں نے اپنا ریسیور ایشیا سیٹ۔3 پر ابھی تک ٹیون نہیں کیا وہ اپنا ریسیور ایشیا سیٹ۔3 پر ٹیون کروالیں۔ ایشیا سیٹ۔3 کی ٹیکنیکل معلومات مندرجہ ذیل ہیں احباب اس کے مطابق اپنا ریسیور مورخہ 15 جنوری 2004ء سے پہلے سیٹ کر لیں۔ اس سیٹلائٹ پر PTV کے سارے چینلز اور انڈس ویژن وغیرہ بھی Available ہیں۔

MTA International (Digital)

Sattelite	Asia Sat -3 s 105.5Deg.East.
Transponder	4
LNB	C Band
Down Link Frequency	3760 MHz
Local Frequency	05150
Polarity	horizental
Symbolrate	26000
Modulation	QPSK
PID	Auto
FEC	7/8
Dish Size	2 meters/6-feet
Video	514

Audios

Audio-1	652
Audio-2	662
Audio-3	672

(ناظر اشاعت)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 28 دسمبر 2003ء بروز اتوار مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جماعت احمدیہ فرانس کا 12واں جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی شمولیت اور خطابات

رپورٹ مرتب: فہیم احمد نیاز۔ افسر جلسہ گاہ فرانس

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ فرانس کو اپنا 12واں جلسہ سالانہ مورخہ 5رستمبر تا 7رستمبر 2003ء کو مرکزی مشن ہاؤس 'بیت السلام' میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

جلسہ سالانہ کی خاص بات سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس میں شمولیت تھی جس وجہ سے یہ جلسہ ایک تاریخی جلسہ بن گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں یہ تیسرا جلسہ سالانہ ہے جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنفس نفیس رونق افروز ہوئے۔

امسال جلسہ سالانہ کے لئے ایک بڑی مارکی پہلی دفعہ لگائی گئی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے لئے بھی ایک الگ مارکی کا انتظام تھا مختلف شعبہ جات کے دفاتر بھی بنائے گئے۔ اس انتظام کو 16 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ 4رستمبر بروز جمعرات مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ مشن ہاؤس میں موجود احباب نے حضور انور کا استقبال اھلا و سھلا و مرحبا کہتے ہوئے کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے فوراً بعد ہی جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔

پہلا دن۔ جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کا آغاز خطبہ جمعہ سے قبل پرچم کشائی سے ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم امیر صاحب فرانس نے فرانس کا قومی جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے درود شریف کی برکات پر ایک ایمان افروز خطبہ دیا جس میں احباب جماعت فرانس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ نے تعداد بڑھانی ہے اور مضبوط ہونا ہے تو کثرت سے درود شریف پڑھا کریں۔ نیز فرمایا کہ جلسہ کے ان ایام میں خاص طور پر درود پر توجہ دیں تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے حصہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ بلجیئم کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں جن میں سے ایک تقریر مکرم امیر صاحب فرانس نے کی۔

پہلے سیشن کے معاً بعد احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جو جلسہ کے بقیہ ایام میں بھی جاری رہا۔

دوسرا دن۔ بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی گئی اور نماز کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب شاہد نے درس قرآن دیا۔

دوسرے دن کے پہلے سیشن کی صدارت مکرم عبدالباسط امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے کی۔ اس سیشن میں بھی دو تقاریر ہوئیں۔ ایک فرنچ زبان میں جبکہ دوسری تقریر مکرم مربی صاحب کی اردو زبان میں شہادت حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب پر تھی۔

مجلس سوال وجواب احباب جماعت کے لئے فرنچ زبان میں ایک مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ اس مجلس میں سوالوں کے جواب مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ بلجیئم اور Mr.Samir Boukhouta صاحب نے دئے۔ چند غیر از جماعت زیر دعوت دوستوں نے بھی اس پروگرام میں حصہ لیا۔

تیسرا دن۔ بروز اتوار

پہلا سیشن اس سیشن کی صدارت مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ و زراعت نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی تھی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت کا نہایت مؤثر رنگ میں ذکر کیا۔

لجنہ اماء اللہ سیشن

لجنہ اماء اللہ فرانس نے بھی اپنا ایک پروگرام منعقد کیا جس میں تین تقاریر ہوئیں۔ اس موقع پر لجنہ اماء اللہ نے ریڈ کراس (Red Cross) ادارہ سے رابطہ کر کے عطیہ خون کا بندوبست کیا تھا چنانچہ ریڈ کراس کی گاڑی مشن ہاؤس کے اندر کھڑی کی گئی۔ لجنہ کے علاوہ انصار اور خدام نے بھی خون کا عطیہ دیا۔

جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ فرنچ اور انگریزی زبان میں لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے کیا گیا۔

تجدید بیعت

نماز ظہر و عصر سے پہلے تجدید بیعت ہوئی جس میں چند نئے احباب بھی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بیعت کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی اقتداء میں سجدہ شکر بھی ادا کیا گیا۔

آخری سیشن

تلاوت و نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے پہلے جلسہ سالانہ کی روشنی میں احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کی دعائیں جو آپ نے شرکاء جلسہ کے لئے کی ہیں پڑھ کر سنائیں۔

حضور انور کے خطاب کے اختتام پر اور اجتماعی دعا کے بعد مکرم امیر صاحب کے ہمراہ دو عرب ائمہ نے (جنہوں نے گزشتہ سالوں میں بیعت کی تھی) حضور انور کو عرب چوغہ پہنایا۔ اس وقت تمام مارکی نعروں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد حضور لجنہ کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے۔

اس جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 29 قوموں کے 951 افراد نے شرکت کی۔ جلسہ سالانہ میں ایک نہایت ایمان افروز واقعہ ہوا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور سے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ حاضری 700 تک چلی جائے۔ تو حضور نے فرمایا: ''میں تو 900 کی دعا کر رہا ہوں''۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے آخری روز حاضری 900 سے زائد رہی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ یہ حاضری فرانس میں منعقدہ آج تک کے تمام جلسوں کی حاضری سے زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت فرانس کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تمام کارکنان جلسہ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2003ء)

محبت کی بس اک نظر چاہئے

الٰہی دعا کا ثمر چاہئے ۔۔۔ محبت کی بس اک نظر چاہئے
اجالا کرے جو دل و جان پر ۔۔۔ ضیا بار ایسا قمر چاہئے
مٹا اپنے فضلوں سے یاس و الم ۔۔۔ چھٹے رات غم کی۔ سحر چاہئے
بجز تیری نصرت میں کیسے کہوں ۔۔۔ بلاؤں سے مجھ کو مفر چاہئے
حنا رنگ گلشن جو چاہے کوئی ۔۔۔ وفاؤں کا پیہم اثر چاہئے
گلہ کیوں زمانے کا کرتے پھرو ۔۔۔ خود اپنے عمل کی خبر چاہئے
کھلے باب رحمت بلا دور ہو ۔۔۔ دعاؤں کا ایسا ہنر چاہئے
عطا ہو جہاں روز وشب بے حساب ۔۔۔ گدا کو تو ایسا ہی در چاہئے
میں کمزور بندہ ہوں پر از خطا ۔۔۔ عطا ہو عفو، درگزر چاہئے
دکھا اپنی شان کریمی کا رنگ ۔۔۔ تیری جنت میں اچھا سا گھر چاہئے

محبت کی بس اک نظر چاہئے
الٰہی دعا کا ثمر چاہئے

رفعت شہناز

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء (11)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

رحمت، محبت اور کشش ثقل کا قانون

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مارچ 1996ء میں نظام شوریٰ کے حوالے سے سورۃ آل عمران کی آیت 160-161 کی تشریح کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی رحمت، رأفت اور اس کا شوریٰ سے تعلق کے بیان میں قانون قدرت میں جو کشش ثقل کی طاقت ہے اس حوالے سے یہ مضمون بیان فرمایا۔

رحمت کے نتیجہ میں نرمی

آنحضرت ﷺ کو یہ کیوں فرمایا ہے کہ رحمت کی وجہ سے تو نرم پڑا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں Absolute Leadership ہو وہاں ماتحت کے لئے نرمی رفتہ رفتہ غائب ہونی شروع ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کا حوالہ ہمیشہ پیش نظر رہے۔ اور یہ ایک ایسا طبعی اصول ہے جس کے تابع جتنا بلند مرتبہ اور زیادہ طاقتور بادشاہ ہوگا اتنا ہی اپنے آپ کو غریبوں کے مسائل کا خیال کرنے کا کم پابند ہوگا۔ اتنا ہی اس میں ایک ایسی غناء پیدا ہوتی چلی جائے گی جو قابل تعریف غناء نہیں بلکہ قابل مذمت غناء ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر کوئی میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تو مجھے کیا ضرورت ہے کہ اس سے نفس کے ہی بات کروں۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو بطور خاص خدا تعالیٰ نے چن کر فرمایا کہ تو اپنی تمام عظمتوں کے باوجود اگر خدا کی رحمت تجھے بطور خاص عطا نہ ہوتی تو ضروری نہیں تھا کہ ان کے لئے نرم ہوتا۔ کیونکہ انسانی فطرت کے تقاضے ہیں۔ یہ فطرت انسان کو بعض دفعہ اپنے بہاؤ پر اس طرح لے کے چلتی ہے کہ چلنے والے اور بہنے والے کا کوئی اختیار نہیں ہوا کرتا۔ Moving Plateforms ہوتے ہیں۔ کشتیوں میں، سمندروں میں، دریاؤں کے بہاؤ کے ساتھ مسافر خود بخود آگے بڑھتے ہیں۔ پس یہ وہ مضمون ہے جو فطرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کبھی بنی نوع انسان میں کسی کو اپنے غلاموں پر اختیار نہیں دیا گیا۔ اور غلام بھی ایسے کامل تھے کہ انہوں نے اپنا سب کچھ آنحضور ﷺ کے حوالے کر رکھا تھا یہاں تک کہ یہ بھی دستور تھا کہ جب آپ مشورہ مانگتے تھے تو عرض کیا کرتے تھے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ہم کون ہوتے ہیں مشورہ دینے والے اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے۔ "قل یٰعبادی" اے محمدؐ رسول اللہ! یہ تو تیرے کامل غلام بنے ہوئے ہیں یہ تو بندوں کی طرح تیرے حضور حاضر رہتے ہیں ان کو کہہ اے میرے بندو! یہاں بندے کہہ کر خدا سے الگ بندگی مراد نہیں بلکہ یہ پیغام ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ چونکہ عبد کامل ہیں اس لئے جو ان کا بندہ بنتا ہے وہ خدا کے سوا کسی کا بندہ بن ہی نہیں سکتا۔ اس لئے محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم ہے کہ تو ان کو اپنا بندہ کہہ دے تا کہ ان کی توحید پرستی کی تعریف نہ ہو۔ کیونکہ محمدؐ کا بندہ خدا کا بندہ ہے اس کے سوا کوئی اور صورت ممکن ہی نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے فرمایا کہ تو اتنی عظمتوں کا مالک، تجھے خدا نے سارے اختیار دے دیئے یہ بھی تیرے حضور اپنی گردنیں جھکائے بیٹھے ہیں۔ لیکن اگر تجھے وہ رحمت عطا نہ ہوتی جس کے نتیجے میں طبعی محبت کے جوش سے تو ان پر جھکا ہے، عقلی تقاضوں کی وجہ سے نہیں محبت کی وجہ سے، تو پھر ان کو تو اکٹھا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ محبت، محبت کو پیدا کرتی ہے اور محبت کے بغیر محبت پیدا ہو نہیں سکتی۔ اس لئے ظاہری عقلی اطاعت اور چیز ہے محبت کے تقاضوں کے نتیجے میں اطاعت اور چیز ہے۔ محمدؐ رسول اللہ کے غلام کبھی آپس میں جڑ نہ سکتے خواہ حضور کے سامنے گردنیں جھکا دیتے اگر رسول اللہ ﷺ کی محبت کا فیض نہ ہوتا یہ وہ مضمون ہے۔ اور پھر بالآخر آنحضرت ﷺ سے بھی دور ہٹنا شروع ہو جاتے کیونکہ جس کو محبت سے نہ باندھا گیا ہو وہ عذر ڈھونڈتا ہے۔ ذرا سا بھی عذر پیدا ہو جائے تو وہ بھڑک اٹھتا ہے اور دور نکل جاتا ہے۔ لیکن محبت ہو تو بڑی سے بڑی سزا کو بھی انسان خوشی سے قبول کر لیتا ہے۔ محبت ہو تو بڑی سے بڑی سختی بھی دل پر اتنی ناگوار نہیں گزرتی کہ انسان کا دل اپنے محبت کے رشتے توڑ کر الگ ہو جائے۔ کچھ دیر غم کی حالت رہے گی مگر پھر رہے گا وہیں کا وہیں اس سے دور ہٹ نہیں سکتا۔

یہ جو کشش ثقل ہے یہ بھی تو محبت ہی ہے اس کے سوا اس کی اور کوئی طاقت نہیں۔

محبت اور کشش ثقل کی طاقت

امر واقعہ یہ ہے کہ محبت دنیا کی ہر طاقت سے بڑھ کر طاقت ہے۔ چنانچہ کشش ثقل کا راز سائنس دان اتنی ترقی اور غور و فکر کے باوجود بھی آج تک سمجھ نہیں سکے اور جو زیادہ دانشور ہیں اور حق پرست ہیں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہمیں اس کی سمجھ نہیں آئی۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب .... چار بنیادی طاقتوں کو آپس میں ملانے کیلئے دو کا راز سمجھ گئے۔ اب چار کی بجائے تین طاقتیں رہ گئی ہیں جن کے متعلق رشتے ڈھونڈے جا رہے ہیں کن رشتوں سے ان کو باہم ملا کر ایک بنایا جائے لیکن آخری طاقت کشش ثقل کی ہے۔ کشش ثقل کی طاقت اتنی مشکل ہے سمجھنے کے لحاظ سے کہ حساب بیکار ہو جاتے ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آتی کہ اس کو کس طرح ظاہر کیا جائے کہ یہ طاقت ہے کیا چیز۔ جس قوت کے ساتھ زمین ہر چیز کو اپنے گرد سمیٹے ہوئے ہے جو Energy خرچ ہو رہی ہے اس پر وہ اتنی بھی نہیں کہ انسان اپنے ہاتھ میں کسی وزن کو اٹھائے تو اس پر جو خرچ ہوتی ہے اتنی ہو۔ چونکہ محبت دونوں طرف ہے زمین جن چیزوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے وہ چیزیں زمین کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ اس لئے محبت کے مضمون کو سمجھے بغیر یہ سائنس کا مضمون حل ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی محبت کے کرشمے سے تمام کائنات کو آپس کے بندھنوں سے باندھا ہے۔ اور اسی محبت کے نتیجے میں پھر دوسری طاقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً بجلی کی طاقت Electricity ہے۔ یہ کشش ثقل کی براہ راست مرہون منت ہے۔

اگر کشش ثقل نہ ہو تو کوئی چیز اوپر اٹھ کے نیچے نہیں گرے گی تو طاقت نہیں پیدا کرے گی۔ بارش کا پانی جب گرتا ہے تو پھر اس سے بجلی بنتی ہے۔ وہ گرتا کیوں ہے؟ کشش ثقل کی وجہ سے گرتا ہے۔

لیکن یہ مضمون بہت تفصیلی ہے اس کی بحث میں نہیں میں جاؤں گا۔

رحمت اور کشش ثقل

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رحمت کا جوڑ کر ہے۔ یہ سب سے بنیادی طاقت ہے جس سے آگے سب طاقتیں پھوٹتی ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ ایک ہی نبی ہیں جن کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے ورنہ دنیا کی تمام کتب کا آپ مطالعہ کر لیں کہیں بھی کسی نبی کو رحمۃ للعالمین قرار نہیں دیا۔ قوموں کیلئے رحمت تو پیدا ہوئے لیکن عالمین کیلئے ایک ہی نبی تھا جسے رحمت کا مظہر بنا کر بھیجا گیا اور یہی رحمت ہے جس کو شوریٰ کی بناء بنایا گیا ہے، شوریٰ کی بناء قرار دیا گیا ہے۔ اگر رحمت کے بغیر محض عقل کے بندھن ایک قوم کو باندھے ہوئے ہوں تو ان کے مشوروں میں سچا تقویٰ اور دیانت پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اس کیلئے رحمت اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ کو کسی سے محبت ہو اور وہ آپ سے پوچھے کہ رستہ کون سا ہے تو آپ بے اختیار ہیں۔ آپ کی دیانت کی بحث نہیں ہے آپ کی محبت کی بحث ہے۔ آپ اسے ضرور صحیح رستہ بتائیں گے غلط رستے پر ڈال سکتے ہی نہیں۔ ایک ماں اپنے بچے کو غلط مشورہ نہیں دے سکتی۔ لاعلمی اور جہالت کی اور بات ہے مگر جہاں تک اس کی تمام تر کوشش کا تعلق ہے وہ سچا مشورہ ہی دے گی۔ پس مشوروں میں سچائی کے پیدا ہونے کیلئے رحمت ضروری ہے ورنہ مشوروں میں سچائی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور اگر مشورے سچائی سے عاری ہوں تو ان میں طاقت پیدا نہیں ہوتی۔

پس جس طرح کشش ثقل پر آپ غور کریں تو تمام تر طاقتیں بالآخر اسی کشش کی مرہون منت بنتی ہیں۔ اسی طرح محبت ہی کی مرہون منت تمام انسانی تعلقات ہیں۔ اگر وہ صحیح ہیں۔ اور اسی کے تصرف کے نتیجے میں پھر نئی نئی طاقتیں وجود میں آتی ہیں، نئے نئے تعلقات ابھرتے ہیں۔

شوریٰ باعث رحمت

پس اللہ کی خاطر اپنے دلوں کو باہمی رنجشوں سے پاک کریں اور ساری دنیا میں نظام جماعت کی بناء چونکہ شوریٰ پر رکھی گئی ہے اور شوریٰ کا خلیفہ وقت سے وہ رابطہ ہے جو قرآن نے محمدؐ رسول اللہ کا مومنوں کی جماعت سے قائم فرمایا تھا اور وہی رابطہ ہے جو زندہ رکھنے کے لائق ہے ورنہ کوئی رابطہ زندہ رکھنے کے لائق نہیں۔ اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت کو تقویت نصیب ہوگی، اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت کو وحدت نصیب ہوگی، اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت کو سرخروئی

باقی صفحہ 6 پر

خوست کے عالی نسب شہزادے کا قابل صد رشک انجام

اس مقدس انسان کی حق شناسی، حق پرستی اور حق گوئی قابل تقلید ہے

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

ہم اب سال 2003ء سے گزر رہے ہیں۔ 100 سال قبل 1903ء بھی گزرا۔ ہر چند کہ وہ سال ہم نے دیکھا نہیں۔ مگر اس سال کے سانحہ عظیم نے اسے تاریخ احمدیت میں بھی اور تاریخ افغانیاں میں بھی ایک یادگار سال بنا دیا ہے۔

علاقہ خوست کے شہزادے کی فطری سعادت، تقویٰ شعاری، عبادت گذاری اور حق شناسی پھر جاں سپاری کے تذکرے بہت ہوئے۔ اور تا ابد ہوتے رہیں گے۔ جب سے 2003ء کا پہلا دن طلوع ہوا۔ میں اس مسلسل تصور کے خمار میں رہا کہ یہ سال تو اس معصوم افغان شہزادے کے نام نامی سے معنون ہے۔ دنیاداروں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق اس سال کو کسی نہ کسی سیاسی شخصیت سے جوڑا۔ تو کسی اور نے کسی اپنے خیالی محبوب کے ساتھ اس کے ڈانڈے ملائے۔ مگر مجھے یہ سب نسبتیں بے حقیقت لگیں۔ یہ سال حضرت سید عبداللطیف رئیس خوست کے نام سے ہی سجتا ہے۔ اور انہیں کے نام نامی سے اس میں برکتیں تلاش کرنے والوں کو بہت برکتیں بھی ملیں گی۔

اس سال کے شروع ہوتے ہی مجھے کابل کے وہ بزرگ سید بہت ہی یاد آئے۔ اور نہ معلوم مجھے اس معصوم مظلوم کی یادوں نے کیا کیا کیفیتیں عطا کیں۔ مگر اب مشکل مرحلہ یہ ہے کہ اس عالی منصب اور بلند مرتبہ شہید مرحوم کے ذکر کے لئے اظہاری طاقت اور کیفیت کہاں سے لاؤں ہاں وہ روحانیت کا بلند و بالا مینار جس کے بارہ میں اس کے اور ہم سب کے مرشد و پیشوا نے فرمایا تھا کہ "اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو" وہ شخص جس کو سچائیت سے اللہ تعالیٰ نے وافر حصہ بخشا تھا۔ اس کے بیان کے لئے تو دلکش ابلاغ اور دل نشیں کنایوں کی ضرورت ہے۔ میں کچھ عرصہ سے ہم و غم کی گھٹا ٹوپ آندھی اور حزن و ملال کی گہری دھند میں زندگی گزار رہا ہوں۔ مگر جونہی حضرت شاہزادہ صاحب کا خیال آتا سارے رنج و محن کا فور ہو جاتے۔ اور میں اس مقدس انسان کی حق شناسی، حق پرستی اور حق گوئی کے تصور میں گم ہو جاتا۔ اور اس کی جان سپردگی کے لمحات نے مجھے وہ شبھ گھڑی عطا کردی جو سراسر مالک الملک کی دین ہے۔ اپنی علمی کم مائیگی کے باوجود جب اپنا ناتواں قلم اس محبوب کی یاد میں اٹھایا۔ تو کسی قدر اس میں پختگی اور فکری پاکیزگی کا احساس ہوا۔ کیوں نہ ہوتا اور اس میں میری ہرگز کوئی بقراطی نہیں ہے۔ بلکہ اس معصوم اخوان زادے کی روحانی تقدیس ہے۔ جو 100 سال گزرنے پر بھی ختم نہیں ہوسکتی۔ بلکہ نہیں وہ قیامت تک ختم نہیں ہوسکتی۔

ہم نے چھڑکا ہے صلیبوں پہ لہو
کون کہتا ہے کہ ہم صاحب کردار نہیں

میاں احمد نور صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کے خاص شاگرد تھے۔ حضرت شاہزادہ کی شہادت کا واقعہ ہائلہ 14 جولائی 1903ء کو ہوا تھا۔ اور میاں احمد نور صاحب موصوف 8 نومبر 1903ء کو قادیان پہنچے۔ ان کا بیان ہے 40 روز تک صاحبزادہ صاحب کا جسد خاکی پتھروں کے ڈھیروں تلے دبا رہا۔ جہاں حضرت ممدوح کو سنگسار کیا گیا تھا۔ آپ کے کچھ شاگرد وہاں موجود تھے۔ مگر افغانی پولیس کا پہرہ ہوتا تھا۔ آخر احمد نور صاحب کابلی نے چند دوستوں کو ساتھ لے کر رات کے وقت چھپ چھپا کر آپ کی نعش نکالی قبرستان لے گئے۔ اور جنازہ پڑھ کر راتوں رات وہاں دفن کر دیا۔ وہ شہید مرحوم بزبان حال پکار رہا تھا۔

اوہدی گلی دے وچ دفناونے دی
اینویں خوشی اے میرے دوستاں نوں
اوس جدوں لنگھنا ئیں ٹھوکر مار لنگھنا ئیں
رہسی قبر دا کویں نشان باقی

وہی بات ہوئی جب امیر کو پتہ چلا کہ فلاں جگہ پر قبر بنادی گئی ہے۔ تو راتوں رات وہاں سے آپ کی نعش نکال کر کہیں غائب کردی۔ میاں احمد نور صاحب کا بیان ہے کہ 40 دن گزر جانے کے بعد جب پتھروں کے تلے سے نکالے گئے تو آپ کے بدن سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ عقل و قیاس سے یہ ماجرا بیرون ہے۔ کوئی حسابی آدمی یا دنیا کا کوئی سائنسدان اس کی توضیح کرنے سے قاصر ہے۔ کہ یہ 40 دن بعد پتھروں کے نیچے سے نعش نکالنے سے خوشبو کہاں سے آ سکتی ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ اور پختہ ایمان کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور قبولیت کی یہ خوشبو تھی اور یہ کیفیت خارق عادت معجزات کی ذیل میں آتی ہے۔

ع بوئے اُو آید زبام و کوئے اُو

کاش مجھے الفاظ میسر آتے جو خود بولتے اور ایسے حروف عطا ہوتے جو اپنا آپ خود کھولتے اے کاش مجھے اسلوب عطا ہوتا جو رواں ہوتا تو اس پاک نفس کا کچھ شایان شان ذکر کرسکتا اور اے میرے خدا مجھے وہ لہجہ ارزاں فرما جو ایسا موثر ہو کہ جیسے میرے دل و دماغ میں لہریں اٹھ رہی ہیں۔ میں اپنے قارئین کے دلوں میں بھی جوار بھاٹا پیدا کرسکوں اور دنیائے دل میں حشر اٹھا دوں۔ جتنی میں کوشش کروں اس پاک نفس کی بے مثال قربانیوں اور قابل رشک جانفروشی کا بیان مجھ سے ممکن نہیں ہے۔ یہ بہت مشکل کام ہے مگر میں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں حصول برکت کی خاطر اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ ذکر تو ضرور کروں گا۔ اس اخوان زادے کی جان قربان کرنے کی مکمل داستان تو بہت طویل ہے۔ اور پھر بار بار بیان بھی ہو چکی ہے میں اس میں کیا اضافہ کرسکتا ہوں یوں بھی تکرار کسی قدر تکدر پیدا کردیتا ہے یونہی چند اشارے کرتا جاؤں گا۔

آپ اکتوبر 1902ء میں قادیان تشریف لائے اور پھر تین چار ماہ اپنے آقا کے حضور حاضر رہ کر قلب و روح کو خوب صیقل کیا۔ فرماتے کہ بار بار حکم ہوتا ہے "سربدہ سربدہ" جنوری 1903ء کے وسط میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے ایک مبارک سفر اختیار کیا جس کے بارہ میں عالم الغیب نے پہلے سے نوید سنادی تھی۔ کہ بہت برکتوں کا حامل ہوگا۔ حضرت سید عبداللطیف صاحب بھی حضور انور کے ہمرکاب تھے۔ حضور کی جہلم میں پیشی تھی۔ 17 جنوری کو احاطہ عدالت میں آپ رونق افروز ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب بھی پاس تھے۔ روایت ہے کہ حضور نے فارسی میں گفتگو کرنا شروع فرمائی اس زمانے میں بہت لوگ فارسی جانتے تھے اور شاید حضور نے حضرت شاہزادہ صاحب کی خاطر ہی خاص طور پر اس روز فارسی میں تقریر شروع فرمائی۔ تو صاحبزادہ صاحب نے ادب سے عرض کیا کہ حضور بہت لوگ ہیں شاید کچھ لوگ فارسی نہ سمجھتے ہوں۔ اور میں تو اردو بھی سمجھتا ہوں چنانچہ پھر حضور نے اردو میں بات کرنا شروع کردی۔

وہ مجلس کس قدر روح پرور تھی۔ اس مجلس میں ایک درزی نے سوال کیا تھا کہ آپ نے باپ کو بیٹے سے اور بھائی کو بھائی سے الگ الگ کر دیا گویا خاندانوں کو لیراں لیراں کر دیا ہے تو حضور نے فرمایا کہ میاں کبھی درزی کی دکان پر گئے ہو۔ اس نے عرض کیا حضور میں تو خود درزی ہوں۔ حضور نے فرمایا تو پھر تمہارے لئے یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ تم لباس بنانے کے لئے کپڑے کو کاٹو اور مالک شور مچانا شروع کردے۔ کہ میرا کپڑا کیوں کاٹ کر خراب کر رہے ہو اس نے بے ساختہ کہا کہ اسے پاگل ہی کہیں گے۔

حضور نے فرمایا میں بھی ایک جماعت بنا رہا ہوں۔ اس کے لئے تراش خراش کا عمل ضروری ہے۔ (حضور کے الفاظ تو یہ نہیں تھے مفہوم تقریباً یہی تھا) اور پھر اس اونچے نصیبے والے درزی نے سوال کیا کہ میں ان پڑھ محض ہوں علم کی باتیں مجھے سمجھ نہیں آتی۔ اپنی سچائی کی کوئی سادہ سی دلیل دے کر سمجھا دیں۔ تو حضور نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے چہرہ کے قریب لے جا کر فرمایا کہ یہ دیکھو یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا ہوسکتا ہے۔ اس نے برملا کہا کہ نہیں جی یہ چہرہ تو بہت پرنور اور مبارک ہے اور اس نے اسی وقت بیعت کر لی۔ میں نے جب یہ روایت پڑھی اس وقت آتش جوان تھا۔ جہلم گیا اور اس جگہ کی نشاندہی کرائی جہاں حضور سر محفل جلوہ افروز ہوئے تھے۔ اور اس درزی پر بھی دل فریفتہ ہوگیا جس نے یہ دونوں سوال کئے تھے۔ اور حضور انور سے حاضرین محفل نے اور اب ہم نے بھی وہ روح پرور جواب سنے۔

اس مبارک اور یادگار سفر کا ہی واقعہ ہے کہ حضرت شہید مرحوم نے احاطہ کچہری جہلم میں 17 جنوری 1903ء کو حضور سے عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مولوی محمد حسین (بٹالوی) کے پاس جاؤں اسے کہوں کہ مجھے جو نور کابل سے نظر آ گیا تمہیں جو سب سے نزدیک ہو کچھ دکھائی نہ دیا

الغرض اس سفر سے یہ مبارک قافلہ بامراد واپس لوٹا تو حضرت سید عبداللطیف صاحب اپنے وطن جانے کے لئے تیار ہو گئے اور روانگی کے روز حضور خود اور کچھ رفقاء قادیان سے ڈیڑھ میل دور تک انہیں الوداع کہنے کیلئے ساتھ گئے اور جب الوداع ہونے لگے تو فرط جذبات سے مغلوب ہو کر اور اس بات کا بھی انہیں شاید پختہ علم ہو چکا تھا کہ یہ ان کی آخری ملاقات ہے وہ حضور کے پاؤں پڑ گئے اور زار و قطار رونے لگے۔ عرض کرتے کہ حضور میرے لئے دعا کریں حضور نے فرمایا اٹھیں مگر وہ دیوانگی میں اپنے آپ سے باہر ہو چکے تھے۔ انہیں کچھ ہوش نہ تھا۔ آخر حضور نے فرمایا: الامر فوق الادب تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ اور بوجھل دل کے ساتھ رخصت ہوئے۔

آقا بھی جانتا تھا کہ میرا یہ سرفروش عقیدتمند اپنی متاع جان و مال اور اولاد غرضیکہ ہر شے کو تج کر اپنے ظالم اور جاہل ملک جا رہا ہے۔ جہاں اس کی کسی شئے کی حتیٰ کہ جان کی حفاظت کی بھی کوئی ضمانت نہیں اور اس باوفا اور مخلص اور ایثار و قربانی کے پتلے مرید کو تو "سربدہ سربدہ" کے پے در پے الہام ہوتے رہے تھے۔ اسے خوب اندازہ تھا کہ میں وطن پہنچتے ہی جان سے اور بیوی بچوں سے اور وسیع جائیدادوں سے محروم کر دیا جاؤں گا۔

دوستو سوچو کہ آقا اس زمانے کا عارف باللہ مامور اور امور خداوندی اور تقدیر الٰہی کو سمجھنے اور جاننے والا اور مرید بھی معرفت الٰہی اور اللہ اور اس کے رسول اور زمانے کے امام کی محبت میں سرشار دونوں الگ ہو رہے ہیں۔ اور اس یقین کے ساتھ کہ اس دنیا میں پھر

دونوں کی ملاقات ممکن نہیں ہوگی میں اس آقا اور غلام کے بچھڑنے کے نازک وقت کو جب بھی چشم تصور سے دیکھتا ہوں تو سینے میں دل ڈوبنے لگتا ہے۔ اور پھر بہت وقت تک تنہائی میں بیٹھ کر ٹپ ٹپ آنسو بہانے کے بغیر چین نہیں آتا۔ آقا ہو تو ایسا ہو۔ اور غلام بھی ہو تو ایسا ہو۔ ایک صدی گزر گئی یہ نظارہ چشم فلک نے پھر نہ دیکھا۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ملک افغانیاں میں اوّل حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب سے 20 جون 1901ء کو جان چھین لی گئی وہ حضرت صاحبزادہ مرحوم کے شاگرد تھے۔ پھر دو سال بعد 14 جولائی 1903ء کو کمال وفا اور دلیری اور محبت اور ایثار کی طشتری میں سجا کر حضرت اخوان زادہ صاحب نے اپنی متاع جان اپنے خالق و مالک کے حضور پیش کر دی۔ جانتے تھے کہ اس میں اولاد کی خواری اور بربادی ہوگی وسیع جائیداد ضبط ہو جائے گی کچھ بھی باقی نہیں رہے گا مگر بزبان حال کہہ رہے تھے کہ "جان و مال و آبرو حاضر ہیں تری راہ میں" اور اس نازک وقت قرآنی دعائیں آپ پڑھتے رہے۔ حضرت یوسف کی دعا کہ اے میرے زمین و آسمان کے خالق آقا صرف اور صرف تو ہی میرا ولی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ مجھے دین پر موت دینا اور اپنے صالح اور چنیدہ بندوں کے ساتھ مجھے ملا دینا۔ موت آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی ہے۔ اور یہ برگزیدہ انسان نہ بیوی بچوں کا ذکر کرتا ہے نہ وسیع جائیداد کا نہ اپنی جان فدا کرنے میں ذرا بھی جھجک محسوس کرتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے اس ربانی شہ سوار نے اپنے گھوڑے پر زین کس لی ہوئی تھی۔ اور وہ سفر آخرت پر روانگی کے لئے بے چینی اور کمال خوشدلی سے روانگی کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ موت کو اندھی وادی اور گہری غار جان کر پیچھے نہیں ہٹتا۔ بلکہ اسے وصال یار کا وسیلہ سمجھ کر گلے لگانے کے لئے بے تاب ہے۔

اے کاش اس منظر کو کسی کیمرے کی آنکھ اچک کر محفوظ کر لیتی۔

گریباں چاک دامن تار تار اور طوق گردن میں
سوئے مقتل تراکس شان سے دیوانہ آتا ہے

اس سید شاہزادے کی قربانی کے لئے خوشدلی اور بے خوفی اور دلیری کی قرون اولیٰ میں مثالیں ملتی ہیں۔ آج کل تو یہ رسم جاں فروشی عنقا ہے۔ حضرت شہید مرحوم ہاں اس سخی شاہزادے کا شجرہ نسب حضرت داتا گنج بخشؒ کے ساتھ ملتا تھا۔ جو حضرت علیؓ کی نسل میں سے تھے۔ حضرت سید ہجویری داتا گنج بخشؒ نے اپنے آسمانی آقا کے ساتھ کسی خاص ساعت میں یوں راز و نیاز کیا تھا اور شہادت کا رتبہ پانے کی تمنا ظاہر کی تھی۔

جاں نخواہم داو اندر کوئے تو
گر مرا آزار آید یا بلا

اور آسمانی علوم و معرفت کو سمجھنے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ کبھی باپ دادا کے حق میں کی گئی دعا یا نوید آسمانی اس کے بیٹے یا پوتے کے حق میں پوری ہوتی ہے۔ اگلے روز "تذکرہ" میں حضرت اقدس کا ایک رویا پڑھا۔ حضور فرماتے ہیں۔ "میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا" مجھے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ مجھے اس کا یارا ہے۔

حضرت سید ہجویری کی یہ دعا مقبول ہوئی اور آپ کے حقیقی وارث حضرت سید عبداللطیف شاہ کی شہادت کے رنگ میں پوری ہوگی۔ خود حضرت گنج بخشؒ کو تو طبعی موت بستر پر ہی نصیب ہوئی تھی مگر وہ بھی شہید راہ حق تھے۔ اس میں کیا شک ہے۔

اوہدے ہور ٹھکانے وی طلن دے نیں
گلی ہوئی کوئی طور دی قید ناہیں
کدھرے دار اُتے ملاقات بخشے
کدے بخشدا اے دید دیوار تھلے

اس معصوم شاہزادے کی بے مثل قربانی کا اجمالی ذکر کر کے کچھ تو اس بدبخت زمین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس نے اس شاہزادے کا ناحق خون پیا۔ اور کچھ حضرت اقدس کی ایک مقدس تمنا کا تذکرہ کرنا بھی مقصود ہے۔ جو حضور نے شہید مرحوم کے ساتھ عظیمہ کے وقت ظاہر فرمائی تھی۔ حضور نے فرمایا تھا

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کریں گے"

یہاں یہ ذکر کر دوں کہ شہداء کرام کے اس سرخیل اور شہداء کے ماتھے کے اس جھومر سے پہلے 20 جون 1901ء کو حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب اور پھر 31 اگست 1924ء کو حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب اور پھر حضرت قاری نور علی صاحب اور حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب 5 فروری 1925ء کو راہ حق میں اپنی جانیں قربان کر کے حضرت اقدس کی آرزو پوری کر گئے۔

حضرت اقدس کی پاک روح سے بصد ادب اور کمال انکسار کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اے میرے آقا و مرشد جو بیج حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید نے کابل کی سرزمین میں بویا تھا اور پھر اپنے پاک خون سے جس طرح اس کی آبیاری کی تھی وہ بیج نہ صرف افغانستان میں پھلا پھولا بلکہ سرزمین ہندو پاک میں بھی اسی شاہزادے کی ڈگر پر چلتے ہوئے سندھ کے شہروں اور دیہات میں اور پنجاب کے کوہ و دمن میں اور سرحد اور بلوچستان کے کوہستانی اور میدانی علاقوں میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے درجنوں بلکہ شاید سینکڑوں جاں نثاروں نے اپنی جانوں کے نذرانے اس راہ میں پیش کر دیئے۔

حضور نے فرمایا تھا۔ کہ "اے کابل تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے"

ہاں حضور انور کی پاک اور مقدس روح کو اپنے عقیدتمندوں کی جانیں قربان کرنے سے ایک گونہ مسرت بھی ہوگی کہ جماعت حضور کے وصال کے بعد بھی جانوں کا نذرانہ دینے میں ہرگز بخل سے کام نہیں لے رہی اللہ کے محبوب اور چنیدہ بندے کی زبان سے اور قلم سے جو لفظ بھی نکلا وہ پورا ہو رہا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا وہ تو مامور زمانہ تھا۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ کابل کی زمین کس طرح خدائے قادر کی نظروں سے گر گئی ہے اور آج کابل بلکہ سارا افغانستان اس مامور ربانی کی صداقت بیان پر شاہد ہے۔ اور ایک صدی گزر جانے کے باوجود ان معصوموں کے خون ناحق سے جس قدر ذوالانتقام رب کو ملک افغانیاں نے ناراض کیا تھا۔ اس کا بدلہ کن کن عذابوں میں مبتلا کر کے اللہ قدیر نے لیا ہے۔ اے کاش کسی کو تو سمجھ آئے کہ اس ملک پر کس گناہ کی شامت آئی ہے کہ ٹلنے کا نام نہیں لیتی اور نحوستوں کے سائے اور اندھیرے اتنے گہرے ہو گئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہاں کبھی سحر نہیں پھوٹے گی۔ اے کاش اس ملک کے باسی یہ سمجھ سکیں کہ ان کا مداوا نہ کسی "کرزئی کے پاس ہے نہ کوئی بین الاقوامی چارٹر ان کی مدد کر سکے گا" "ظالم کی پاداش باقی ہے۔ ظالم کی پاداش باقی ہے" کا نقارہ ایک صدی سے بج رہا ہے۔ اور یہ ناقوس چپ نہیں ہوگا جب تک ظالم قوم کی آنکھیں نہ کھلیں اور خالق و مالک سے صلح نہ کر لیں حضرت مامور زمانہ کا یہ قول ہر روز سچا ثابت ہو رہا ہے کہ

شکر للہ میری بھی آہیں نہیں خالی گئیں
کچھ بنی طاعوں کی صورت کچھ زلازل کے بخار

اللہ کی عنایات کریمانہ اور الطاف خسروانہ کا شمار ممکن نہیں جو مجھ عاصی اور پر تقصیر پر ہوئے ایک قابل ذکر کرم مجھ پر کریم و مہربان رب نے یہ کیا کہ ایک روز سعید حضرت صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف ابن حضرت شہید مرحوم اور عبدالرب صاحب بھتیجا شہید مرحوم کسی احمدی وکیل صاحب کا پتہ پوچھتے پوچھتے میرے غریب خانہ پر آ نکلے مجھے شناسائی نہیں تھی مگر خصوصاً صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف کے روحانی خدوخال سے اندازہ لگایا کہ یہ کوئی بہت بزرگ شخص ہے انہوں نے تعارف کرایا تو میں نے یقین جانا کہ ان کا میرے ہاں تشریف لانا میرے لئے موجب ہزار سعادت و برکات ہے اور میں بے حد مسرور ہوا۔ کبھی میں اپنے گھر کو دیکھتا اور کبھی ان کو اور پھر بے اختیار کہہ اٹھا ع

ان کو بٹھاؤں میں کہاں دل میں صفائی تک نہیں

عبدالرب صاحب پیغامی تھے ان کے نوکر نے سرگودھا شہر میں اپنے سسرال میں سے کسی کو خنجر گھونپ دیا تھا۔ اور وہ پس زندان چلا گیا تھا۔ یہ بزرگ اس کی ضمانت کروانے کے لئے آئے میں نے کوشش کی دوسرے ہی روز کہہ کہلا کر اس کی ضمانت منظور کروائی۔ اور پھر آپ ہی ضامن بھی مہیا کیا اور رہا کروا کر ربوہ بھیجا۔ اس سے حضرت صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف بہت خوش ہوئے۔ ان کی خدمت کرنا ہی میرا مقصود تھا۔ پھر اس حقیری خدمت کے نتیجے میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف مائل بہ کرم ہوئے۔ اور میرے ہاں اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔ وہ 1903ء میں اپنے ابا کی شہادت کے موقعہ پر غالباً 8/9 سال کی عمر کے تھے۔ اور خود بھی باقی افراد خاندان کے ساتھ بہت سخت اذیتوں اور جاں گسل حالات سے گزرے تھے اور وہاں کی جیل ایک سخت گندا عقوبت خانہ ہے۔ میں نے باہر سے اسے دیکھا تھا اندر کی حالت اللہ تعالیٰ کسی کو نہ دکھائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب سے اس کی حالت سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضرت سید عبداللطیف صاحب تو کچھ عرصہ جیل میں بندرہ کر پابجولاں رہ کر (اور یہ ہمارے ملک کی بیڑی نہ سمجھی جائے وہ تو 2 من وزنی گردن سے پاؤں تک سارے جسم کو جکڑ لیتی تھی) سنگسار کر دیئے گئے۔ مگر لواحقین پر مصائب اور تکالیف کی انتہا کر دی گئی۔ بتاتے تھے کہ ہم کو جب کبھی جیل سے باہر لایا جاتا تو ہمارے سفید کپڑے سرخ نظر آتے تھے۔ اس مچھر کے خون سے جو ہمیں کاٹتا تھا۔ اور ملیریا نے ہم سب کو نیم جان کر دیا تھا۔

آخر حضرت شہید مرحوم کے کسی شاگرد گورنر کو ترس آیا اور اس نے رہائی دلائی۔ شاعر نے نہ معلوم کن حالات میں کہا تھا کہ

یہ کہہ دو کوہکن سے کہ مرنا نہیں کمال
مر مر کے ہجر یار میں جینا کمال ہے

مگر یہ شعر کسی طرح نہ مرنے والے پر صادق آتا ہے۔ نہ جینے والوں پر، صرف اتنا حصہ متعلقہ ہے کہ مر مر کے جینا ایک روز کے مرنے سے بہرحال صبر آزما اور بہت کٹھن منزل ہوتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف کو میں "زندہ شہید" کہتا تھا حضرت شہید مرحوم کے وطن راقم کو کئی بار جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ برادرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ بھی ہمراہ تھے۔ ہمارا قیام ہوٹل میں تھا۔ مگر شاہزادہ مرحوم کے ایک پوتے نے ہمیں اپنے گھر پر بلایا۔ وہ ہمیں اپنی کار میں لے جا رہے تھے کہ ایک بازار میں سے گزرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنی قراقلی کی ٹوپیاں اتار لیں کیونکہ یہ بڑا ہی متعصب علاقہ ہے۔ پاکستانیوں سے انہیں اللہ واسطے کا بیر ہے۔ آپ ٹوپیوں سے پہچانے نہ جاویں۔

ایک دفعہ مجھے حبیب اللہ خان صاحب جو مولوی عبدالحلیم صاحب شہید کے پوتے تھے۔ ان کا فون آیا کہ سنا ہے آپ پاکستان سے آئے ہوئے ہیں۔ اور احمدی ہیں۔ میں مولوی عبدالحلیم صاحب کا پوتا ہوں اور وہ کابل میں "پشتنی تجارتی بانک" (کابل کا سٹیٹ بینک) کے بڑے عہدے پر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں کراچی پاکستان میں سرکاری دورے پر گیا۔ تو لاہور بھی گیا اور وہاں سے ربوہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو ملنے گیا تھا۔ مگر وہ کہیں اس وقت بیرون ملک

دورے پر روانہ ہونے والے تھے ملاقات نہ ہو سکی۔ افسوس کہ حضرت صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادگان سے تعارف نہ ہوا۔ اور میں اس طرح اس بزرگ اور تاریخی خاندان کی رفاقت سے محروم ہو گیا۔ اس میں میری غفلت اور نالائقی کا بھی دخل ہے۔ اور میری حرماں نصیبی بھی تو ظاہر ہے۔

اے کاش کسی دن ان ذی عز ووقار خانوادے کے کسی فرد کے ساتھ کسی طرح پھر ملاقات اور تعارف ہو جائے۔ تو وہ یوم سعید مجھے پھر ان بزرگوں کی حسین یادیں تازہ کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

شہدائے کرام کی یاد میں میں نے بہت آنسو بہائے خصوصاً شہادت سید عبداللطیف صاحب شہید اور حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب اور حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کے واقعات کی تفصیل پڑھ کر چھپ چھپا کر اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر سر رکھ کر آنکھیں بہہ نکلیں تو شاید میرا ذرہ نواز آقا انہیں ہی قبول فرما لے۔ اور کیا عجب اور قادر کریم کی رحمت سے کیا بعید کہ میری چشم نم آلود سے بہنے والا پانی میرے معاصی کی جہنم کو ٹھنڈا کر دے۔

میرے یار جس جام نوں منہ لایا
او گھٹ میں جام جمشید کولوں
اثر آب حیات دا رکھدائے
جیہڑا گھٹ باقی اوھدے جام وچ اے

حضرت شہید مرحوم کو جب سنگسار کیا گیا۔ اس واقعہ کو چشم تصور سے اکثر دیکھنے کی کوشش کی۔ اور استقامت کے اس شہزادے کے آخری اوقات کا ایمان افروز نظارہ بھی کیا۔ اور ایمان وایقان میں بلند وبالا چٹان کو دیکھا۔ جو میرے وہم وگمان سے بھی بالا نکلی۔ اس راستبازوں کے سردار اور تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہا تک پہنچا دینے والے بزرگ کی عالم تصورات میں زیارت کی اور کچھ پھر 1958/59 میں آپ کے بزرگ صاحبزادے حضرت سید محمد طیب صاحب لطیف کو جب ان جاگتی آنکھوں سے دیکھا تو اس بزرگ کے روحانی مقام سے اس کے والد معظم کے نور کا اندازہ کیا۔ اگر میں یہ کہوں کہ وہ میرے قیاس سے بھی بیرون تھا۔ تو یہ عین صداقت ہے۔

میں کیا اور میرا علم کیا۔ اور روحانیت کو جانچنے کی میری استطاعت کیا۔ یہ سب ناقص ہیں۔ ان کے مقام ومرتبہ کا اصل علم تو علیم وخبیر خدا کو ہے۔ اس کے رجسٹر میں کسی کا کتنا مقام بلند وبالا درج ہے وہ اصل حقیقت ہے۔

سیدنا حضرت رسول عربیؐ نے خدا کی راہ میں جان قربان کرنیوالوں کی کئی مثالیں دے دے کر سمجھایا ہے۔ اسی طرح اس زمانے کے مامور نے ہمیں تحریرات اور ملفوظات میں اس کی تشریح ہمارے علم وفہم کے مطابق سمجھائی ہے۔ ان سب کے مطالعہ سے مجھے یہ سمجھ آتی ہے کہ ایک تو وہ گروہ عاشقان تھا۔ جو بعض فوری جنگوں میں جانیں قربان کر گئے۔ اور کچھ وہ بھی جو مہینوں پابند سلاسل رہے اور پھر سنگسار کر دیئے گئے یا گلا گھونٹ کر مار دیئے گئے۔ ان کے مقام بلند اور منصب اعلیٰ میں تو شک کی کچھ گنجائش نہیں۔ مگر میرے ناقص ادراک کے مطابق وہ بھی بے شمار ہیں خصوصاً اس دور میں جن کو کافر دجال مرتد اور واجب القتل قرار دیا گیا۔ اور جنہیں ایسی ماوراء طاقت دکھ اور ایذائیں دی گئیں۔ بالخصوص ان کے مرشد ومقتدا کے خلاف وہ سب دشنام اور بہتانوں کی وہ بوچھاڑ کی گئی۔ جن سے ان کے سینے چھلنی کر دیئے گئے۔ اور قلب وذہن کو مجروح کیا گیا۔ گو انہیں یکدم سنگسار نہ کیا گیا۔ مگر ہر روز انہیں جان سے مار دینے کے منصوبے اور کوششیں کی گئیں کہ گویا وہ ہر روز موت کے منہ سے بمشکل نکلے اس گروہ مظلومین ومقتولین کا شمار نہ معلوم الٰہی ریکارڈ میں کہاں پر ہے۔

قارئین کرام میں نے یہ نوٹ سال کے آخر میں اس نیت سے لکھا ہے کہ اس بزرگ شاہزادے کی قربانی اور اس کی اولاد کی جانفشانی اور اس کی وسیع جائیداد کی ضبطی کی خون آشام داستان پھر تازہ کر دوں ہر چند کہ ہم کوئی برسی نہیں منایا کرتے نہ ہم عزاداری کو جائز سمجھتے ہیں۔ مگر اپنے میں سے خدا رسیدہ بزرگوں اور چنیدہ اور خدا نما عشاق الٰہی کا ذکر کرنا اور پھر خود اپنے آپ کو سمجھانا کہ ہمارے اسلاف کس شان بلند کے حامل تھے۔ اور ہم ان کی طرف منسوب ہونے کا کیونکر حق رکھتے ہیں اور پھر آنیوالی نسلوں کے لئے ایسے پاک نمونوں کا ذکر ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور احسانات پر یقین قائم ہونے اور اس کے لئے ہر شے قربان کرنے کے جذبے کو مہمیز لگانے کے لئے ضروری خیال کیا۔

میرا خدا مجھ سے بہتر جانتا ہے کہ مجھے عشاق کے اس گروہ سے اور مامور زمانہ اور اس کے خلفاء اور رفقاء سے گہرا قلبی تعلق بچپن سے رہا ہے اور اب بھی اسی کے سہارے جی رہا ہوں اور پیر فضل شاہ گجراتی کا شعر میرے حسب حال ہے۔

میں شروع تھیں لے کے اج تو ڑی
جھدے عشق میں ڈتاں جھاگیاں نے
دم اوھدے ہی قدماں دے وچ نکلے
عزت آبرو رہندی اے تاں میری

بقیہ صفحہ 3

عطا ہوگی اسی رابطے کے نتیجے میں جماعت اپنے مسائل پر ایسے غور کرے گی کہ دنیا بھر کی بڑی سے بڑی طاقتیں بھی اس قسم کے پاکیزہ غور سے محروم ہوں گی جو اس چھوٹی سی جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ سعادت نصیب فرمائے گا جیسا کہ ہمیشہ فرماتا رہا ہے۔ تو پہلا نکتہ حکمت کا یہ ہے کہ مشوروں سے پہلے اپنے دلوں میں نرمی پیدا کیا کریں اور رحمت کا نمونہ دکھائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 مئی 1996ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35473 میں نسرین اختر زوجہ ندیم احمد ناز قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 51 گرام 500 ملی گرام مالیتی -/28100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسرین اختر زوجہ ندیم احمد ناز ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 ندیم احمد ناز خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ وصیت نمبر 25196

مسل نمبر 35474 میں عالیہ فاروق بنت رانا فاروق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عالیہ فاروق بنت رانا فاروق احمد سمبڑیال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 رانا فاروق احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید حمید الحسن شاہ وصیت نمبر 28623

مسل نمبر 35476 میں رشیدہ بیگم زوجہ اللہ رکھا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/30000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ اللہ رکھا ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد وصیت نمبر 14535 گواہ شد نمبر 2 عاطف نسیم ولد نسیم احمد ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 35477 میں محمد شفیق ولد علم الدین قوم گوجر پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی رقبہ 2 ایکڑ واقع L-93/12 ضلع ساہیوال مالیتی -/300000 روپے۔ آئرن سٹور میں مشترکہ سرمایہ -/200000 روپے۔ مکان رقبہ 9 مرلے واقع L-93/12 ضلع ساہیوال مالیتی -/200000 روپے۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/43000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد شفیق ولد علم الدین خانیوال گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم اللہ ولد محمد عطاء اللہ خانیوال گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بدر وصیت نمبر 26470

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بھانجے مکرم محمد انور صاحب 71 سال کی عمر میں مورخہ 13 دسمبر بروز ہفتہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ مورخہ 14 دسمبر کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نے ایک لمبا عرصہ تک بطور کارکن نظارت امور عامہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی جہاں سے آپ نہایت اخلاص اور فرض شناسی سے اپنے فرائض سرانجام دینے کے بعد یکم جولائی 1993ء میں ریٹائر ہوئے خلفاء سلسلہ سے آپ کو نہایت درجہ عقیدت اور محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان جن میں ان کی بیوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ مکرم فضل احمد ناز صاحب معلم فیروز والا گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقضائے الٰہی مورخہ 10 دسمبر 2003ء بروز بدھ بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی تدفین کے بعد مکرم محمد اسلم شہزاد صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

❁ حسان احمد مبشر (واقف نو) ابن مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ بعمر 3 سال برین کے سکڑنے کے سبب بیمار ہے۔

❁ مکرم ملک وسیم احمد صاحب ٹمپل روڈ لاہور شدید بیمار ہیں۔

❁ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار لاہور کی اہلیہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

❁ مکرم کرنل (ر) شریف احمد صاحب کراچی میں بیمار ہیں۔

جملہ مریضان کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

❁ مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی ضلع حیدرآباد کی بھتیجی مکرمہ عفیفہ بشارت صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب کی تقریب شادی ہمراہ مکرم عامر محمود صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب بھٹی ٹورانٹو کینیڈا مورخہ 14 دسمبر 2003ء بروز اتوار منعقد ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے دعا کروائی۔ اگلے روز لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرمہ عفیفہ بشارت صاحبہ مکرم حاجی عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی شاہ کی پوتی ہے۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

❁ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18 دسمبر 2003ء کو مکرم جمیل احمد خاں صاحب واقف زندگی وکالت علیا تحریک جدید کو 12 سال بعد تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام نبیل احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہیں۔ نومولود مکرم ظریف احمد خان صاحب مرحوم دارالفضل شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم رانا لطیف محمد صاحب آف جہلم کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

❁ سنٹر آف ایکسیلنس ان واٹر ریسورسز انجینئرنگ نے ہائڈرولوجی انجینئرنگ، واٹر ریسورسز انجینئرنگ، واٹر ریسورسز مینجمنٹ اور ہائیڈرو پاور انجینئرنگ میں ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے لئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 جنوری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 17 دسمبر 2003ء

❁ سکول آف فزیوتھیراپی جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سنٹر کراچی نے فزیوتھراپی میں بی ایس کے لئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 27 دسمبر 2003ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 21 دسمبر 2003ء

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل اپنی قبر خود کھودے گا ایرانی فضائیہ کے سربراہ نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے ایران کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کیا تو اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا اور ایسا کر کے اسرائیل اپنی قبر خود کھودے گا۔

بغداد میں بم دھماکہ بغداد میں بم دھماکے سے 2 امریکی فوجی اپنے عراقی مترجم سمیت ہلاک ہو گئے۔ شامی سرحد پر دھماکہ خیز مواد سے ایک خاتون ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ سامرہ میں گرفتاری کے دوران منہ پر پلاسٹک کا تھیلا چڑھائے جانے کے باعث عمر رسیدہ شخص دم گھٹنے سے چل بسا۔ عراقی جنرل مصطفیٰ التاجی سمیت 95 افراد گرفتار کر لئے گئے۔

25 ہزار افراد قیدی بنا لئے افغانستان میں امریکی حملہ کے دوران اور سقوط طالبان کے وقت شمالی اتحاد نے 25 ہزار سے زائد طالبان کو قیدی بنا لیا تھا۔ دس ہزار آج بھی قید میں ہیں۔ جن میں ایک ہزار قید میں پاکستانی ہیں۔

عراقی معاملات پر اختلافات عراق کی تعمیر نو اور دوسرے معاملات پر امریکہ اور برطانیہ کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ برطانوی اخبار ''مرر'' کی رپورٹ کے مطابق عراقی شہری آبادی کے خلاف امریکی فوج کی ظالمانہ کارروائیوں پر برطانوی اعتراضات کی وجہ سے بھی دونوں ملکوں کے تعلقات خراب ہوئے ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم نے فرانس، جرمنی اور دیگر ملکوں کو عراقی ٹھیکوں سے باہر رکھنے پر اعتراض کیا اور امریکہ کو یورپی سربراہ کانفرنس کی ناکامی کا ذمہ دار قرار دیا۔ ٹونی بلیئر کرسمس کے موقع پر برطانوی فوجیوں سے ملنے کے لئے عراق جانا چاہتے تھے امریکہ نے اجازت نہیں دی۔ بش اور بلیئر کے تعلقات میں سرد مہری صدام کی گرفتاری پر بڑھ گئی ہے۔

افغانستان میں بم دھماکہ افغانستان میں دو بم دھماکوں کے نتیجہ میں 3 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ایک بم دھماکہ خوست میں ہوا جب کہ دوسرا دھماکہ جلال آباد میں ہوا۔ افغانستان کی جمعیت اسلامی نے کہا ہے کہ اگر جرگہ نے صدارتی نظام کی منظوری دی تو بائیکاٹ کر دیں گے۔

لیبیا کی ایٹمی تنصیبات بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق امریکی حکام نے لیبیا کی 10 ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کیا اور کہا کہ لیبیا کا ایٹمی پروگرام ان کی توقعات سے کہیں زیادہ بڑا نکلا۔ برطانوی اور امریکی حکام کو ایسی جگہوں کا بھی معائنہ کروا دیا گیا جن کے بارے میں انہیں معلوم ہی نہ تھا۔ لیبیا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ہتھیار ختم کرنے کے فیصلے سے امریکہ اور برطانیہ سمیت دیگر ملکوں سے لیبیا کے تعلقات بہتر ہوں گے۔

دہشت گرد تنظیم کے ٹھکانہ پر چھاپہ اٹلی کی پولیس نے دہشت گردی میں ملوث تنظیم کے خفیہ ٹھکانے پر چھاپہ مار کر بھاری مقدار میں بارود اور اسلحہ برآمد کر لیا اور ایک خاتون کو گرفتار کر لیا ہے۔

عراقی قرضے معاف کرنے کی مخالفت خلیج تعاون کونسل کے اجلاس میں کویت نے عراق کے تمام قرضے معاف کرنے کی مخالفت کی ہے۔ سعودی عرب نے کہا کہ وہ اس معاملے پر غور کرے گا۔ کویت میں ہونے والا خلیج تعاون کونسل کا یہ بارواں اجلاس ہے۔ رکن ممالک سعودی عرب، کویت، قطر، بحرین، عرب امارات اور اومان کے وزراء خارجہ اور سربراہان مملکت کے درمیان علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہوئیں۔

یاسر عرفات سے چھٹکارا امریکی صدر جارج بش نے ایک اسرائیلی صحافی کے ساتھ اپنے خصوصی انٹرویو میں کہا ہے کہ ہمیں لازمی طور پر یاسر عرفات سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہئے امریکی صدر کا یہ انٹرویو اسرائیل کے سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اخبار میں شائع ہوا ہے۔

امریکی جارحیت اسامہ بن لادن نے کہا ہے کہ عراق پر امریکی جارحیت عالم اسلام کے خلاف نئی صلیبی جنگ کا آغاز ہے۔ عراق میں امریکہ نواز حکومت ختم کی جائے۔ اسامہ بن لادن کی ٹیپ ایمن الظواہری کی ٹیپ سے ایک دن بعد منظر عام پر آئی۔

نائیجیریا میں۔ دینی مدارس پر چھاپے نائیجیریا میں پولیس نے دینی مدرسوں پر چھاپوں کے دوران فائرنگ کر کے 3 افراد کو ہلاک اور 2 کو زخمی کر دیا۔ پولیس نے انتہا پسند مذہبی جماعت کے کارکنوں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جس کے دوران فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ انتہا پسند مذہبی گروپ کو 1980ء میں شمالی نائیجیریا میں مذہبی فسادات کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ جس میں سینکڑوں افراد مارے گئے تھے۔

خوشی پر پھولوں کی سجاوٹ

✿ خوشی کے مواقع پر سٹیج، کمرہ، کار وغیرہ کی سجاوٹ تازہ پھولوں یا آرٹیفشل کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ اور تازہ پھولوں کے ہار، گجرے، بوکے، گلدستے، زیور سیٹ تیار کروائیں۔ گلاب کی تازہ پتی بھی دستیاب ہے۔

(گلشن احمد نرسری 213306-215205)

اعلان تعطیل

☆ 25 دسمبر کو یوم ولادت قائداعظم پر قومی تعطیل ہونے کی وجہ سے اس روز اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	24۔دسمبر	زوال آفتاب	12-08
بدھ	24/دسمبر	غروب آفتاب	5-12
جمعرات	25/دسمبر	طلوع فجر	5-36
جمعرات	25۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-04

کشمیر پر متبادل تجاویز کا وقت نہیں آیا۔ صدر جنرل مشرف نے اسلام آباد میں کشمیری راہنماؤں کو اعتماد میں لیتے ہوئے ان سے کہا کہ کشمیر پر ابھی متبادل تجاوز کا وقت نہیں آیا۔ کشمیر کی تقسیم کی کوئی تجویز زیر غور ہے نہ ہی کوئی پاکستان کو کشمیر کے بارے میں اصولی موقف ترک کرنے پر مجبور کرسکتا ہے یہ مسئلہ کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل ہوگا۔ اب بھارت کو مسئلہ کشمیر کی خواہشات کے مطابق حل ہوگا۔ اب بھارت کو مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے لچک کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ جنگ اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔

ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان پر پابندیاں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان پر غیر واضح پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔ حکومت ایران کے ساتھ ان کے مبینہ روابط کے متعلق تحقیقات جاری ہیں۔ ایک انگریزی روزنامہ کے مطابق ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی نقل وحرکت پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ ان سے معلومات کے حصول کے لئے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ قبل ازیں بھی دو جوہری سائنسدان کو نظر بند کرکے ان سے تفتیش کی جارہی ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود احمد خان کا کہنا ہے کہ کچھ سائنس دانوں سے داخلی انکوائری کی جاری ہے۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور متعدد محکمے تفتیش کررہے ہیں۔ ہم نے کبھی دوسرے ممالک کو ایٹمی معلومات نہیں دیں اگر کسی بھی شخص نے معلومات دی ہیں تو انہیں چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایران نے انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کو بتایا ہے کہ پاکستان کے چوٹی کے سائنسدانوں نے ایران کو جوہری اطلاعات فراہم کی ہیں۔ اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے صدر پاکستان نے خود احکامات جاری کئے ہیں۔ (روزنامہ پاکستان 23/دسمبر 2003ء)

صدر کی لاہور آمد پر ٹریفک بلاک۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں صدر مشرف کی آمد پر سخت حفاظتی اقدامات کے پیش نظر ٹریفک کا نظام درہم برہم ہوگیا گاڑیاں کئی گھنٹے تک پھنسی رہیں شاہراہ قائداعظم اور اس سے ملحقہ سڑکوں پر گاڑیاں دور دور تک بلاک تھیں اور وہ متبادل راستے تلاش کرتے رہے۔

پاکستان اور نیوزی لینڈ پہلا ٹسٹ ڈرا ہوگیا۔ نیوزی لینڈ کے شہد ہملٹن میں دونوں ملکوں کے درمیان کھیلا جانے والا پہلا ٹسٹ میچ ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہوگیا بارش اور کم روشنی کے باعث بہت سا کھیل ضائع ہوگیا۔ سکور نیوزی لینڈ 563 اور 96 رنز پر 8 کھلاڑی آؤٹ پاکستان 463 رنز۔

ربوہ اور گردونواح میں دھند۔ ربوہ اور گردونواح میں منگل کی صبح سے دھند چھائی رہی۔ لاہور کے علاقوں میں دھند کا سلسلہ چندروز سے جاری ہے۔

شادی ہال
سیاب منصور پیلس کاہلوں کمپلیکس
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
❁ ریلوے روڈ 04524-214750
❁ اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ISO 9002
CERTIFIED
SPICY &
DELICIOUS ACHARS
IN OIL & VINEGAR

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Healthy & Happier Life
PURE FRUIT PRODUCTS
Shezan

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar